السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے بھائیوں نے میرے خاوند سے اپنی ذاتی رنجش کی بنا پر مجھے اس سے الگ کرنے کے لئے خلع نامہ لکھ کر مجھ سے زبردستی دستخط کروالئے اور ساتھ تین مرتبہ طلاق کا لفظ بھی لکھا۔ جسے پڑھ کر اُس نے مجھے طلاق دے دی۔ میں نے طلاق کے ایک ماہ بعد رابطہ کی کوشش کی لیکن نہ ہوسکا۔ اب تقریباً ۵ ماہ بعد ہم ملے اکھٹے رہنا چاہا تو معلوم ہوا کہ طلاق ہوگئی ہے۔ اب میرے سسر ہمارے درمیان رکاوٹ بنے ہوئے ہیں جبکہ میرا خاوند بھی ان کی بات مانتا ہے۔ ہمیں قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا حل بتائیں کہ جس سے ہمارے سابقہ رشتے جڑجائیں ساتھ یہ بھی وضاحت کردیں کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے ملتے ہیں باہر اکھٹے گھومتے پھرتے بھی ہیں کیا یہ ٹھیک ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مسئولہ میں عورت کو طلاق رجعی ہوئی ہے جس میں خاوند کو عدت گزرنے سے پہلے رجوع کرنے کا حق تھا لیکن رجوع نہ کرسکا۔ اب خاوند کو نیا نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ اور وہ نیا نکاح کر کے اپنی مطلقہ بیوی کو اپنے گھر بسا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا... ۲۲۸ ... البقرة

''اور مطلقہ عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں اور اللہ نے جو کچھ ان کے پیٹوں میں پیدا کر رکھا ہے۔ اس کو نہ چھپا دیں اگر وہ اللہ اور قیامت کے دن ایمان رکھتی ہیں اور ان کے خاوندوں کو اس مدت کے اندر لوٹانے کا حق ہے۔''(البقرہ: ۲۲۸)

دوسری آیت کریمہ میں ہے:

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۲۳۲ ... البقرة

''کہ جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو پس وہ اپنی عدت پوری کر چکی ہیں تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکا کرو جب وہ دستور کے مطابق آپس میں راضی ہوجائیں۔ اس معاملہ کی تم میں سے اس کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ حکم تمہارے لئے بڑا ستھرا اور بڑا ہی پاکیزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''(البقرہ: ۲۳۲)

اس آیت کریمہ میں عورتوں کے ولیوں کو خطاب ہے کہ ان کا اپنی عورتوں کو دوبارہ اپنے خاوندوں کے نکاح میں جانے سے نہ روکنا بہت ہی زیادہ مفید ہے۔ اگرچہ یہ خطاب عورتوں کے اولیاء کو ہے مگر اللہ تعالیٰ کا اس مسئلہ میں اندازِ بیان اس چیز پر دلالت کرتا ہے کہ میاں بیوی اگر شرعی حدود کے اندر اکھٹا رہنے کے لئے دوبارہ اس سابقہ تعلق کو دوبارہ استوار کرنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ معقول بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو طلاق ہوگئی۔ عدت گزرنے کے بعد دوبارہ نکاح کے پیغامات آنا شروع ہوئے تو پہلے خاوند نے پھر نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ لیکن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کا دوبارہ نکاح اسی شخص کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کردیا اور قسم اٹھائی کہ اس سے نکاح نہیں کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیات نازل فرمادی۔ انہوں نے جب یہ آیت سنی تو دوبارہ اسی کے ساتھ نکاح پر آمادہ ہوگئے اور اپنی قسم کا کفارہ دیا۔ یہ ہے اطاعت کا جذبہ اور مومن ہونے کی علامت جسے اس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنایا۔ قطعاً اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔ اس لئے طرفین کو چاہیے کہ اگر خاوند بیوی دوبارہ نکاح پر متفق ہوگئے ہیں تو اپنی انا کا مسئلہ بنانے اور دوبارہ اکھٹا ہونے میں رکاوٹ ڈالنے کی بجائے ان سے تعاون کیا جائے۔

باقی عورت کا طلاق اور عدت کے بھی گزر جانے کے بعد نیا نکاح کرنے سے پہلے اپنے خاوند (مرد) کے ساتھ گھومنا پھرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ کیونکہ پہلے اگرچہ وہ میاں بیوی تھے، اب ان کا وہ تعلق ختم ہے اور نیا نکاح ہونے تک دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ خلوت اختیار کرنا حرام ہے۔ حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مرد کسی اجنبی عورت سے علیحدگی میں نہ ملے کیونکہ ان کے ساتھ اس وقت تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ